



## سوال

میں نے کئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی، اور شادی سے قبل میرے اس سے تعلقات تھے، اور اللہ تعالیٰ سے ہم نے اس سے توبہ کر لی ہے، اس نے دوسری شادی کی ہے، اور ان دونوں حالتوں میں ہی اس کی شادی شحوت کی وجہ سے تھی۔ مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے راز افشاں کرتا (مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ پچھلے راز افشاں نہ کرے) اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کئی ایک بار شادی کی، اور اب اسلام کو وہ اپنے اس فعل کا ممبر بننا ہے کہ اسلام میں چار شادیاں کی جاسکتی ہیں، وہ مجھے تو یہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، لیکن میرا اعتقاد ہے کہ وہ میرے اخلاق اور مجھ پر عادی ہو چکا ہے، لیکن اپنی دوسری بیوی سے میرے جیسا برتاؤ نہیں کرتا وہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارہ میں ایسی باتیں کرتا ہے جو میں سننا چاہتی۔ دونوں شادیاں خفیہ اور مستتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بار کہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ صرف تبدیلی کے لیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے، تو کیا اس کے لیے جائز ہے وہ شادی کرے اور جب چاہے طلاق دے ڈالے؟ ہماری کوئی اولاد نہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کر لوں کیونکہ اس حالت میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اور پھر مجھے اپنے خاوند کی محبت اور اس کی رغبت بھی نصیب نہیں؟

## جواب

الحمد للہ

اول:

خاوند اور بیوی پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں، اور خاص کر وہ جو جماع اور ایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اور اسی طرح خاوند اپنی بیوی کے رازوں پر امین ہے۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اور فرماتے لگے:

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور دروازہ بند کر کے اپنے اوپر پردہ ڈالے، اور اللہ تعالیٰ کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے؟ تو صحابہ کرام کہنے لگے: جی ہاں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے: پھر وہ اس کے بعد بیٹھتا اور یہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا، میں نے ایسے کیا؟

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہو گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عورتوں کے پاس گئے اور فرماتے لگے:

کیا تم میں سے بھی کوئی ایسی ہے جو یہ باتیں کرتی ہے؟

تو وہ سب عورتیں بھی خاموش ہو گئیں۔



ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک لہٹنے پر بیٹھی اور اونچی ہوئی تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اور اس کی بات کو سن سکیں، اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس کی مثال اس شیطان کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اور رستے میں ملے اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کر کے چلتی ہے۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2174)  
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (7037) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم :

اور آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جو کہ عورت اور اس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراڈ ہے۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

علماء سلف اور خلف کی ممانعت کے بارہ میں جو سختی ہے وہ اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو، اگرچہ فقہاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اور اسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اور فراڈ شمار ہوگا۔

جو کہ اس عقد نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند، بیوی اور اس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے، اور اس میں کوئی اور فساد والی چیز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری ریلے سے کھیلنا ہے جو کہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے۔

اور اس میں شہوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شہوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنے ہیں، اور اس پر جو کچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں۔

اور وہ نکاح جس میں یہ شرط (تعیین وقت) نہ ہو وہ دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہوگا اس کی بنا پر اور بھی کئی قسم کے فساد و منکرات مرتب ہوں گے، جن میں عداوت و دشمنی، بغض و کینہ اور حسد، اور ان سچے لوگوں سے جو حقیقتاً شادی کرنا چاہتے ہیں کی سچائی کا خاتمہ اور ان پر عدم اعتماد وغیرہ۔

جو کہ خاوند اور بیوی دونوں کے لیے پاکبازی اور اس کا اخلاص ہے، اور ان کا آپس میں امت مسلمہ کے گھروں میں سے ایک گھر کی تائیس اور اسے تعمیر کرنے میں تعاون ہے۔  
دیکھیں فقہ السنۃ لسید سابق (39/2)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے، ان کا کہنا ہے :

پھر یہ قول (یعنی جواز الاقول) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائیں گے اور فرصت حاصل کریں گے، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو صرف ان چھٹیوں میں ہی کسی ایک شادیاں کرتے ہیں، گویا کہ وہ اپنی شہوات پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ہو سکتا ہے زنا کے مشابہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے بچا کر رکھے۔



تو اس لیے ہماری رائے ہے کہ اگر اس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے۔

اور میں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں :

عقد نکاح تو صحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اور فراڈ ہے، تو اس ناجیہ سے یہ حرام ہوگا۔

اس میں دھوکہ اور فراڈ یہ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہو جائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراڈ ہوگا۔

اور اگر وہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر مستفق ہو جائیں تو یہ نکاح منقہ ہوگا۔

اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں، لیکن اگر کسی نے ایسی جرات کی اور یہ کام کر لیا تو اس کا نکاح صحیح ہے لیکن وہ گنہگار ہوگا۔

لقاء الباب مفتوح (ملاقات کا دروازہ کھلا ہے) سوال نمبر (1391)۔

سوم :

اور اس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور اس طرح عقد نکاح ہو تو یہ صحیح ہے، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ صحیح نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (7989) اور (2127) کا بھی مطالعہ کریں۔

چہارم :

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہونا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں، شادی ایک سکون، اور رحمت اور محبت و مودت کا نام ہے تو اس لیے اسے صرف شہوت پوری کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بن لینا چاہیے اور پھر اس عورت کو حسرت و یاس میں چھوڑ دیا جائے۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں، اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں، اور خاوند کی نیت کے بارہ میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتاً اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو لہجھا نہیں لگتا اس کے بارہ میں اس کی نیت اور مقاصد ایسے ہی ہیں یا کہ نہیں۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اور کے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر کبھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے، اور بعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تاکہ مسلمان گھرانے کو تباہ کر سکے۔

تو آپ اس معاملہ کو کچھ سوچ سمجھ کر لیں اور خاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کو کچھ علم نہیں ہو سکتا جو کہ آپ سے غیب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو اس معاملہ کی حقیقت دکھائے، اور آپ اس کے ساتھ بہتے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کریں۔

اور آپ یہ بھی غور و فکر کریں کہ اگر آپ کو طلاق ہو جاتی ہے تو اس پر کیا کچھ مرتب ہوگا اور انجام کیا ہوگا تاکہ آپ کو علم ہو سکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے



خاوند کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے، اور اگر آپ اسے اپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتیں تو آپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب

27104